سُورَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

بقرة آية: 245 البلاغة

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٢٤٥

- قرض میں استعارہ تصریحیہ ہے۔اللہ تعالی نے اس چیز کو حذف کر دیا ہے جس کو تشبیہ دی جارہی ہے اور وہ ہے عمل صالح۔اور اس چیز کو باقی رکھا ہے جس کے ساتھ تشبیہ دی جارہی ہے اور وہ ہے وہ مال وغیرہ جو بطور قرض لیا جاتا ہے۔اور اللہ تعالی نے استعارے کے طور پر اس کے بڑھنے کو بیان کیا ہے ہے جیسے قرض میں مال اور اس پر لاگو ہونے والے فوائد بڑھتے رہتے ہیں۔

فصل اول: استعارہ کا بیان

۱۔۔۔استعارہ کا لغوی مفہوم:

استعارہ کے لغوی معنی عارضی طور پر مانگ لینا، عاریتاً مانگنا، اُدھار مانگنا ہیں۔

۲۔۔۔استعارہ کا اصطلاحی مفہوم:

"هِيَ مَجَازٌ عَلاقَتُهُ الْمُشَابَهَةُ".

استعارہ وہ مجاز ہے، جس میں تشبیہ کا علاقہ ہو،یعنی علم بیان کی اصطلاح میں استعارہ سے مراد حقیقی اور مجازی معنوں کے مابین تشبیہ کا علاقہ پیدا کرنا یعنی حقیقی معنی کا لباس عاریتاً مانگ کر مجازی معنی کو پہنانا استعارہ کہلاتا ہے،اس میں لفظ اپنے لغوی معنی ترک کر کے لسانی سیاق و سباق کے اعتبار سے مجازی معنی (نئے معنی) اختیار کرتا ہے ،جیسے "كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ" (ابراہیم:۱) یہاں "الظُّلُمَاتِ" سے گمراہی اور "النُّورِ" سے ہدایت مراد ہے،جو ان کا حقیقی معنی نہیں، بلکہ مجازی معنی ہے،لیکن معنی حقیقی اور معنی مجازی میں تشبیہ کا علاقہ ہے،اس طور پر کہ جس طرح "النُّورِ" سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے اسی طرح ایمان سے بھی رہنمائی حاصل ہوتی ہے اور جس طرح "الظُّلُمَاتِ" سے رہنمائی نہیں ملتی تو اس طرح گمراہی سے بھی رہنمائی نہیں ملتی۔اس لیے گمراہی کو "الظُّلُمَاتِ" اور ہدایت کو "النُّورِ" کیساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

© copy rights reserved

فصل دوم: ارکانِ استعارہ کا بیان

استعارہ کے بنیادی طور پر چار ارکان ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔

۱۔۔۔ **لفظ مستعار (لفظ منقول):** وہ لفظ جو مستعار منہ کے معنی پر دلالت کرے، جیسے مذکورہ مثال میں "الظُّلُمَاتِ" اور "النُّورِ" کے لفظ ہیں۔

۲۔۔۔ **معنی مستعار لہ (مشبہ):** وہ چیز جس کے لیے کوئی لفظ یا خوبی ادھار لیا جائے، جیسے مذکورہ مثال میں ضلالت اور ہدایت مستعار لہ ہیں، یعنی ضلالت کے لیے "الظُّلُمَاتِ" اور ہدایت کے لیے "النُّورِ" کا لفظ ادھار لیا گیا ہے۔

۳۔۔۔ **معنی مستعار منہ (مشبہ بہ):** وہ چیز جس سے کوئی لفظ یا خوبی مستعار لی جائے، جیسے مذکورہ مثال میں "الظُّلُمَاتِ" اور "النُّورِ" کے معانی مستعار منہ ہیں

۴۔۔۔ **وجہ جامع (وجہ شَبہ):** مستعار لہ اور مستعار منہ میں جو وصف اور خوبی مشترک ہو اسے وجہ جامع کہتے ہیں، جیسے مذکورہ مثال میں تاریکی اور رہنمائی ہے[۱]۔

طرفین (مستعار منہ، مستعار لہ) کے مذکور ہونے کے اعتبار سے استعارہ فی المفرد کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ استعارہ تصریحیہ (مصرحہ)　　۲۔ استعارہ مکنیہ (بالکنایۃ)

۱۔۔۔ **استعارہ تصریحیہ (مصرحہ) کی تعریف:**

وہ استعارہ ہے، جس میں مستعار منہ صراحۃً مذکور ہو، جیسے "اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ"۔ اس میں مستعار منہ (الصِّرَاطَ) ہے، جو صراحۃً مذکور ہے۔

قواعد و فوائد

قاعدہ نمبر ۱: استعارہ تصریحیہ کو استعارہ مصرحہ، تحقیقیہ، حقیقیہ، محققہ، اور عقلیہ بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۲: استعارہ تصریحیہ میں مستعار منہ (مشبہ بہ) مذکور ہوتا ہے اور استعارہ مکنیہ میں مستعار لہ (مشبہ) مذکور ہوتا ہے۔

© copy rights reserved